یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اہلحدیث

امرتسر

اخبار

مت دیکھو کسی کا قول و کردار

بنگر کہ محمد مصطفےٰ کی گفتار

پابند ہو اس کے جس کا یہ فرمان ہو

جو نقل کیا ہے اس کے کیا نمبر ۲۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تجدید و پختگی کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ

والیان ریاست سے ... عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۴/۱۲

" " ششماہی عہ

مالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہو کرے

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۳ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء عیسوی

مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجکو مباہلہ کیلئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا۔ میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟ آپ کا دعوے ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے۔ پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلا دیں کہ اگر میں آپکے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھپر کیا اثر ہوگا؟ ایسا نہو کہ مجھے کبھی زکام ہو جائے تو آپ جھٹ سے اُسے اپنے مباہلہ کا اثر بنا لیں اس لئے بغرض تصفیہ اسکی تعیین پہلے ہی ہو جائے تو بہتر ہے اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ اشتہار مع جواب ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ خداوند ا ہم (مرزا اور خاکسار) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہی مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کرے۔ ہرچند یہ خاکسار الہامی ہے نہ الہامی کا بیٹا نہ الہامی کا باپ مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار خداوند مجھی کے الہام کا مبلغ ہوں اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا اُنہی پر ڈالی جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جسکی ابھی چند روز ہوئے ۳۰ اگست کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہو کر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا۔ (دیکھو اخبار بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جسکی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو + یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود انکی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

ahmadimuslim.de

یہ کوئی وجہ نہیں ہو کہ میرے پر بڑی تکلیف اور ابتلا کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتدا سے سب نبیوں پر آتا رہا حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے یہ امر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے ۔

ناظرین میں اکثر وافکار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اُس کی مدت میں ایک یوروپین پادری مرگیا تھا تو مرزا جی نے اس یوروپین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام [illegible] صاحب [illegible] حالانکہ وہ پادری آتھم کا باپ تھا نہ بیٹا نہ کوئی اور رشتہ قریبی بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اُس کے مرنے سے اپنی پیشگوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کریگا کہ میری مقابلہ پر گو مرزا جی کو بعینہ موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً اپنے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہونچا ہو جسکی [illegible] اور نیز بہی مجذوری ہوں تو وہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور آپر آئی ہے ۔

اس واقعہ کے ہولناک ہونے اور مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود اُن الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور اُن کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے ۔

"اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے چند ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کو فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا مگر جس قدر وہ خوشی کرینگے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے [illegible] الہام آئی ۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا وہ تہ بالا یا ہم [illegible] یعنی کوئی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن کو خوش ہوجائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اسیں کچھ دخل ہوگا" (بدر ۱۹ ستمبر صفحہ کالم ۳)

یہ عبارت بھی با آواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ناظرین ذرہ اس عبارت میں اُن الفاظ کو بغور دیکھیں جنپر ہمنے خط دیا ہے یعنی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن ہوگا ۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت سے لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے ۔ فالحمدللہ کہ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور اُن کے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں ۔ مرزا جی کی جوتیوں[1] کا غلام اور حکیم نورالدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

"کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک خاص نشان ہوا ۔ مبارک احمد کی مبارک روح اس لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کرکے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے ۔ (۱) سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا ۔"

(بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

جواب ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں ۔ "یہ خدا تین کو چار کریگا" صفحہ ۱

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر ۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۹۶ء کا

[1] اڈیٹر بدر مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اسطرح لکھا کرتا ہے حضور کی جوتیوں کا غلام (تف بر تو اے چرخ گردوں تف) پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے تو صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے ۔ گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو اسکو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی کی کونسی ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کے لئے بنتا ہوگا ۔ (منہ)

[2] مرزا جی کی اپنی تحریر کے سوا یہ روایت کہاں ہے ؟ (اہلحدیث)

ہے۔ مگر اپنی گولائی کیوجہ سے جہ ہر کو مرزا جی جہاں چاہیں چسپاں کر سکتے ہیں۔ اس طرز پر طرح یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اُس وقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:-

"اُس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا" (حوالہ مذکورہ)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں۔ تو اُس وقت چوتھے بچے کی خوشخبری دینے کی کیا ضرورت ہوتی۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اُس وقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنیوالا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنیوالا یا پانچواں آنیوالا ہے چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھتے ہیں:-

"الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وانشرنی بخامس حین من الاحیان" ص ۱۳۹

یعنی خدا [illegible] پانچویں کی بشارت دی جو کسی نہ کسی وقت ملیگا۔ گویا یہ الہام بھی آپکا غلط ہوگیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز بھی ہیں مرزا کے حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جب امرتسر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیشگوئی کے مطابق لڑکا نہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہو گیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سر دست ہمیں اس پیشگوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض انکا معنی بہت کھینچا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ مجھے بیٹا یا بیٹی ہوگی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہوگا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں یا ایک وکیل کے پاس تین مقدمے ہیں یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں یا ایک نواب کے تین ضلع ہیں یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام مذکور اپنی گولائی کی وجہ سے انکے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

مگر مرزا جی بھی دانا ہیں۔ وہ ہم ایسا دوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں انکو خوب معلوم ہے کہ جونہی میں نے کوئی بڑھا کی تو انکی طرف سے صدا آئیگی امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید؟ کیا تمہارا یہی علم و عقل کا مقتضا ہے کہ ایسے راوی الہاموں پر مدار ثبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پیغام لکھتا ہے۔

"ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ اُم الصبیان ہوا اُس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اُس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور وہ زندہ ہوگیا۔ حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کے تھے" (ص ۷ کالم ۱۔ بعد)

جواب:- اسکا ثبوت دینا ہے کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اس کے مشابہ ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب ٭ گربہ شاشید و گفت باراں شد

آگے چلکر جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہانتک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت پہنچ گئی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست گذشتہ کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ میں سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۲ ستمبر گذشتہ کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہوگیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک پرانا نوشتہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے

کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو بتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہوکر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کردی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھ کو دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا انی اسقط من الله واصیبه یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔ چنانچہ وہی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا انا لله وانا الیه راجعون۔ (بدر۔ صفحہ۔ کالم ۱-۲)

جواب:- اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے ۲۰ اگست کو بخار ہوتا ہے بہت اچھا۔ ۳۰ ہی کو اسکا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی دانا ایسا کریگا یا اسکو باور کر سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ ستمبر کو بخار ٹوٹا اور ۱۶ کو مرگیا۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا۔ احمدی یہ بتا سکتے ہیں کہ۔ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہوگیا۔ جو ہوگیا وہ ہوگیا۔ کیا ہی مزہ کی بات ہے۔ شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا دیکھئے جو تاریخی عبارات تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں (اسکا ثبوت ملیگا) غیر ان موافقات کا جواب تو شائد یہی ملے کہ ہم چونکہ الہامی ہیں پس ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں کہیں اسلئے ہم اصل پیشگوئی پر آتے ہیں۔

بیشک نہیں کہ جو ترتیوں کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگرچہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دو رنگی دکھائی ہے فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائیگا۔ یہ دو رنگی بعینہ اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔ لوگوں نے کہا اے احمق تمہارے نانا کے نانا کو بھی ولایت سے کیا کام

اور کیا تعلق۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بیشک نانا کا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتا تو سہی۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب کبھی بادل اٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسیگا۔ میری بیوی کہتی ہے نہیں برسیگا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی اور کبھی میری صاحبہ ولی۔ غرض ولایت سے ہمارا گھر کبھی خالی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں یا تو رو بخدا ہوگا یا جلد مرجائیگا۔ (کیوں نہو آخر ولی ہیں)

خیر یہ بھی ہم آپ کی اس دو رنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ تو بتلا دیں اس جلدی کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ عرف عام میں جلدی سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ شیر خواری کے زمانہ میں مریگا۔ یہ نہیں کہ نکاح کرکے شادی کے نقارے بجوا کر مریگا۔ اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنا جائیگا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اسی بچے کے متعلق ہے تو بھی اسکا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر بھی دیا اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق یعنی صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپکی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مرگیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ میرا الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہئے۔ تو جناب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے۔ غور سے سنئے! آپ کا پہلا الہام "تین کو چار کریگا" کیا کہہ رہا ہے کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا جہاں اس میں منکشف ہے کہ وہ پھر مر بھی جائیگا؟ صرف اتنے الفاظ ہیں خدا تین کو چار کریگا۔ محض ایک مہمل فقرہ ہے جسکا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپکی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں انی اسقط من الله واصیبه جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالة میں نے گم شدہ کو پالیا گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا۔ تاہم اُصیبُ مضارع کا صیغہ اسی سے ہے۔ مصدر اسکا اصابت ہے جسکے معنے پانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اسکا استعمال آیا ہے ما اصاب من مصیبة ۔ لن یصیبنا وغیرہ۔ بتلائیے اس مہمل الہام

[illegible]

کہ اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ کیا ہی لطیف کلام ہے کہ میں اسد کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ سبحان اللہ اس دو رنگی عربی کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین یہ ہے مرزا جی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع دفع کرنے کو مرزا جی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہو۔ مرزا جی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میری چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا نشان ہے جو انشاءاللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم و ایمان و یقین ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جسکو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کی بارہ میں پیشگوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا جسکو آج کی تاریخ تک جو ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کر کے یہ نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳ اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا اور لڑکا ابتک پیدا نہیں ہوا اس لئے پھر میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی۔ × × × × الغرض میں نے بار بار ان نکتہ چینیوں کو سنکر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہوگئی ہے جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا اصبر ملیّاً ساھب لک غلاماً ذکیاً یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا رب اصح زوجتی ھذہ یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنایا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھی۔ اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھکر اپنے تمام

معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اسکا میں نے سنا انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے یعنی اے میرے بھائیو! میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملونگا۔ اسجگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اسکا عقیقہ ہوا اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہار شنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دن کے امساک باران کے بعد خوب بارش ہوئی۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

جواب۔ عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کئے بھی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں۔ غور سے سنئے۔

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا جسکی تفسیر فرماتے ہیں "ماہ صفر" کیا خوب۔ محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزا جی کی قادیان میں شاید ذوالقعدہ سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جسکے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں ہفتے کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپ نے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہار شنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہار شنبہ تیسرا روز ہے پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہار شنبہ کیسے ہو گیا۔ یہ بھی لکھتے ہیں اس بچے

اتنا بھیجئے کہ اظہار مضمون اور کہاں دیکھئے کہ اطمینان ہو جائے۔ [illegible]

نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پس جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا اُنکا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا۔ تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا بیشک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب نے اپنا نام مریم بتاکر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل سے یہی بچہ پیدا ہوا ہو (پھر)

لطف یہ ہے کہ یہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔ مگر مرزا صاحب کے اندر اسکی روح نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا۔ سبحان اسمعیل جلالہ۔ دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھکر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بدنصیب ہیں سچ ہے جس نے ایسی ہو وہ سمجھے تو کیا سمجھے ہو۔

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اندر کرشن اور ڈوبنے اور بعض تیرانے میں کمال رکھتا ہے سچ ہے کرشنک آرد کار فر گردد

سب سے زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا جی خود ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں۔

انی اسقط من اللہ واصیبہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ مگر مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ کیا کہ پھر اسی کی طرف جاؤنگا۔ حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں۔ بلکہ مرزا جی کی محض گھڑنت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔" اسکی تفسیر آپ خیر سے یوں کرتے ہیں ایک دن سے مراد دو برس ہے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں ہوا یہودیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان یہودیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکے کی پیدائش مرزا جی ۲۷ مئی ۱۸۹۵ء کی لکھتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق) ۹۵ء سے ۹۹ء تک چار سال کی میعاد ہے پھر بھی مرزا جی کا حساب ٹھیک ہوا اور اگر اسکی آواز دینے سے میعاد کی ابتدا بھی جانے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں۔ غرض کسی طرح بتاؤ مرزا جی کا الہام حلوے پیازہ کی بیت کی طرح بنا ہو جسکی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائینگے۔ غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

لطف پر لطف ہے الہام مرے یار کے یار
حاجی مل سے گرہ کھلتا ہے ہوئے یہ ہار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہلحدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانہ ہونا کافی جواب نہیں جبتک کہ اہلحدیث کے پیشکردہ حوالجات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو اہلحدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہانتک یہ مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہنچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چنانچہ بدر مورخہ ۳۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر میں یہ انگریزی الہام درج ہے "لائف آف پین" جسکا ترجمہ بدر میں یہ کیا گیا ہے "تلخ زندگی" یعنی مرزا صاحب پر آجکل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپکا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے۔ فالحمد للہ

کھلی چٹھی

بخدمت شریف مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

میری تفسیر عربی و بعض دیگر تالیفات کی نسبت آپکو جو نزاع تھا اس کے فیصلے کے لئے میرا اور آپکا معاہدہ ہوکر آپ ہی کی تجویز سے تین علماء منصف لکھے گئے تھے اس معاہدہ کو عرصہ مدید گذر گیا۔ اس عرصہ میں آپکی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا۔ کہ آپ اپنے اعتراضات مع میرے جوابات کے حضرات منصفین کے پاس بھیجیں۔ مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی چونکہ آپکا معاہدہ اہلحدیث میں چھپ گیا تھا اسلئے بعض ناظرین اس کے انجام کی بابت دریافت کرتے ہیں لہذا میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے تو کب تک اگر نہیں بھیجینگے تو کیوں۔ امید ہے کہ آپ اس کے جواب سے مطلع فرماویں گے۔

جواب کا منتظر ابو الوفاء

تقلید اہل اسلام ہر چہار جلد - دہرم پال تہذیب الاسلام کا جواب - قیمت ۸ ملنے کا پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

انجمن حنفیہ امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲۰ اکتوبر کو ہوا جیسی کہ توقع تھی اہلحدیثوں کو خوب پانی پی پی کر کوسا گیا لطف یہ کہ اس کوسنے میں وہ بزرگ بھی شامل بلکہ فسٹ کلاس تھے جنہوں نے یہ کام شاید کبھی نہ کیا ہوگا یعنی ہمارے مکرم مولانا حاجی احمد علی صاحب مدرس میرٹھ اور جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔

مولوی احمد علی صاحب نے تو اسی بات پر زور دیا کہ آجکل کے اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہیں دہلی کے غدر سے پہلے انکا وجود ہندوستان میں نہ تھا دلیل تو بہت موزون ہے، شاہ صاحب نے توحید و سنت کے مسائل پر خوب لے دی کی یہانتک کہ حضرت علی کا مشکل کشا ہونا بہت ہی زبردست دلائل سے ثابت کیا دلائل تو واقعی بہت برد ہونگے جو بندوں کو خدا کی صفت میں شریک بناویں، حضرت پیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ممدوح کی زبان وعظ فرماتے ہوئے رک گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیر صاحب کے منہ میں لب مبارک ڈالا اور جناب علی کو بھی یہ بات جتلائی پھر حضرت علی آئے اور انہوں نے چھ دفعہ تھوکا اور فرمایا کہ میں ساتویں دفعہ اس لئے نہیں تھوکتا کہ آنحضرت کی برابری نہ ہو جائے۔ پس حضرت پیر صاحب کی زبان بالکل چلنے لگ گئی۔ شاید شاہ صاحب اس کے ساتھ یہ کہنا بھول گئے کہ (رواہ البخاری) اگر یہی فرمادیتے تو ہمیں بہت آسانی ہوتی کیونکہ لوگوں نے جلسہ وعظ سے آکر ہم سے اس روایت کا پتہ پوچھا تو ہم نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ اگر کوئی ذرہ سی عقل کا مالک بھی غور کرے تو اس روایت کے کذب کا اسکو یقین ہو جائے۔ کہاں آنحضرت اور کہاں حضرت پیر۔ پھر بجسمہ الشریف لب ڈالنے کے لئے تشریف لانا پھر کمال بے ادبی یہ ہے کہ آنحضرت کے سات دفعہ تھوکنے سے حضرت پیر صاحب کو کامل صحت نہ ہوئی مگر حضرت علی کے چھ دفعہ تھوکنے سے ہوگئی۔ تو بزرگی کس کی ہوئی؟ غالباً یہ روایت کسی شیعہ نے حضرت علی کی فضیلت اور حضرت پیر کی ہتک کے لئے بنائی ہوگی۔ پھر شاہ صاحب نے کمال کیا کہ مولود رسمی سماع موتی وغیرہ مسائل بدعیہ کی صحت پر منکرین کو مباہلہ کی دعوت دی ہم یہ سنکر حیران ہوئے کہ جناب شاہ صاحب کو ایسے خفیف مسائل پر تو مباہلہ کی ضرورت محسوس ہوئی جن میں خود علماء حنفیہ بھی اُن سے مخالف ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کیوں مباہلہ نہیں کرتے جو نبوت کے مدعی ہیں اور مباہلہ کی دعوت بھی دیتے ہیں پھر جناب شاہ صاحب نے نہایت لطیف پیرائے میں یہ مضمون ادا کیا کہ اہلحدیث حنفیوں سے بڑھکر حنفیوں ہی کی مخالفت کرتے ہیں مگر افسوس کہ جناب

موصوف نے یہ ظاہر نہ کیا کہ آپ خود بھی اسی کے مرتکب کیوں ہیں۔ ایک زمانہ آپ پر وہ تھا کہ حنفیوں کے شاگرد ہو کر آپنے تقلید کو ضلالت مبین کہا بلکہ یہ شعر بھی لکھا تھا

کہ ؎ فاهرب عن التقلید فهو ضلالة ✦ ان المقلد فی سبیل الهالك

یعنے تقلید سے بھاگو کیونکہ تقلید گمراہی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مقلدین تباہی میں ہیں۔ یہ تحریر آپ کی معیار الحق مصنفہ شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخیر میں بطور ریویو کے لگی ہوئی ہے اس تحریر میں آپنے اپنے مقلدین اساتذہ کا خلاف کیا خیر۔ ایک زمانہ اب یہ ہے کہ آپ اپنے بزرگ شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور کا خلاف کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ قانون آپ پر جاری نہیں کہ جن سے پڑھتے ہیں اُنہی کی مخالفت کرتے ہیں!

شاہ صاحب نے اثناء تقریر میں اپنے ایک مباحثہ کا ذکر کیا کہ میں نے ایک غیر مقلد سے کہا کہ بھئے تم تو نئی کھچڑی پکا رہے ہو۔ ہم تو تیرہ سو برس کی پکی ہوئی کھچڑی مزے سے کھاتے ہیں بس جیت گئے (سبحان اللہ شاہ صاحب نے کمال کیا کہ باسی کھچڑی پر قناعت کی)۔

غرض اسی قسم کی بہت سی باتیں جب مولوی صاحبان نے کیں تو واقف کاروں کو حیرانی ہوئی کہ جناب شاہ صاحب ندوۃ العلماء کے ممبر ہو کر ان جھگڑوں کو ایک ہی دفعہ طلاق ثلاثہ دے چکے تھے آخر یہ خیال کیا گیا کہ جس طرح شاہ صاحب بموجب حدیث شریف جمع صلوتین کر لیا کرتے ہیں اسی طرح ایک دفعہ کی تین طلاقیں بھی ایک شمار کر کے جھگڑوں کی طرف رجوع کر آئے ہونگے اور مثل مشہور "جیسا دیس ویسا بھیس" پر عمل کیا ہوگا۔

ایک وقت آپ نے تصوف پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت کو محض بشر کہنا بے ادبی ہے اپر ایک شعر پڑھا ؎

محمد سِرِّ قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

جسکا مطلب خدا معلوم یہ ہے کہ گو شریعت نے انکو بندہ کہا ہے اور ہم بھی عبدہ ورسولہ کہتے ہیں مگر ہے یہ غلط۔ کیونکہ علم حقیقت جو خاص ہم (صوفیوں) کو ملا ہے۔ اس میں آنحضرت کی بندگی کا پتہ نہیں ملتا۔ سبحان اللہ کیا ہی تصوف ہے کیا اسرار شریعت ہیں ایسے وعظوں میں ایک ادھر سے آواز آتی ہے حق ہو، ایک ادھر سے آتی ہے الا اللہ۔ سچ ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

ahmadimuslim.de

اور کمپنی کی شاخیں کھولنا +

(۱۱) وقتاً فوقتاً اُن تمام امور کو عمل میں لانا جو اغراض مذکورہ بالا کے حصول کے لئے ضروری یا اُن سے متعلق ہوں +

المشتہر

شیخ غلام محمد منیجنگ ڈائرکٹر وکیل کمپنی امرتسر

اڈیٹر بھی اس کمپنی میں حصہ دار ہوں اور ناظرین کو بھی ترغیب دیتا ہوں کہ بلا خطر اس میں شریک ہوں ﴿

لاہوری اہل قرآن

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۵ جون و ۱۲ جولائی میں

لاہوری اہل قرآنوں سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ تم لوگ جو دوسری مسلمانوں کے ساتھ ملکر نماز نہیں پڑھتے بتلا سکتے ہو قرآن مجید میں کس کے ساتھ پڑھنے اور کس کے ساتھ نہ پڑھنے کا حکم ہے اسکا جواب انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن میں دیا کہ آپ لاہور میں آکر مباحثہ کریں اس کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی وہ درج ذیل ہے :-

"از دفتر اہلحدیث امرتسر

جناب من - السلام علیکم - آپکا جواب رسالہ میں دیکھا گیا جس میں آپنے لکھا ہے کہ یہاں آکر مباحثہ کرلو - مجھے مباحثہ سے انکار نہیں مگر مباحثہ عام ہوگا - یعنی کسی کھلے مکان میں جہاں روک ٹوک نہو اور ہر فریق کو دس دس منٹ تقریر کے لئے ہونگے - مباحثہ زبانی ہوگا اور صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک رہیگا - اشتہار عام ہوگا جسکا خرچ اور انتظام آپ کے ذمہ ہوگا کیونکہ مباحثہ کے خواہشمند آپ ہی ہوئے ہیں - اطلاع آنے پر دن اور تاریخ مقرر کرونگا - جواب سے اطلاع دیں -

خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء"

اسکا جواب انجمن اہل قرآن کی طرف سے حسب ذیل آیا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب - سلام علیکم طبتم - آپکا رسلہ کارڈ بوجہ عدم موجودگی منشی آج دیکھا ہے آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مولوی عبد اللہ صاحب کا پیشتر ازیں مناظرہ ہوچکا ہے - اور سب کچھ رسالہ میں شائع کیا ہوا ہے - آپ پہلے ہر دو رسالجات کو اچھی طرح سے دیکھ لیں - اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے مطابق مباحثہ کرلیں اور ضرور کریں آپکا بڑا شکریہ ادا کرینگے -

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ لاہور"

اس خط کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا :-

"بخدمت محمد چٹو صاحب مہتمم رسالہ اشاعت القرآن لاہور

جناب من - السلام علیکم - شکریہ ہے کہ آپنے خط کا جواب دیا مگر آپکو معلوم ہے کہ ہم غیر مقلد ہیں اسلئے ہم کسی کی تقلید یا ریس نہیں جانتے - بلکہ اپنا نفع نقصان سوچا کرتے ہیں - ہم تو اسی مسئلہ پر بحث کرینگے جس کے متعلق اہلحدیث میں دو دفعہ آپسے سوال کیا گیا کہ قرآن مجید سے دکھاؤ کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نہیں - اس مسئلہ پر گفتگو تقریری اور تحریری دو طرح سے ہوگی - ۲ گھنٹے تحریری ہوگی اور ۲ گھنٹے تقریری - دس دس منٹ ہر فریق تقریر کریگا - منظوری سے اطلاع دیں - ابو الوفاء"

اس کے جواب میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علیکم طبتم - کارڈ آپکا پہونچا حال معلوم ہوا جس طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مولوی عبد اللہ صاحب کا ہمنے مناظرہ کروایا تھا اگر اسی طرح آپکو منظور ہو تو بسم اللہ جسوقت چاہو تشریف لے آویں - ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ - لاہور"

خود تو یہ ان سے مباحثہ تحریری ہوا تھا کہ ایک فریق جبتک چاہے لکھتا جاوے اس کے لئے مجھکو لاہور پہونچنے یا آپکو امرتسر آنے کی حاجت نہیں - آپ اپنے رسالہ میں لکھئے ہم اپنے اخبار میں لکھینگے - پس بسم اللہ کیجئے اور اہلحدیث مورخہ ۱۵ جون و ۱۲ جولائی کو دیکھکر جواب شائع [illegible] +

[illegible]

تفسیر ثنائی جلد پنجم

تیار ہے - قیمت ۱۲ - پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۵ روپیہ ہے مگر پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مبلغ ۴ روپیہ مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلد کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی +

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس حاجی بدر الدین صاحب جو جالندھر کے موحدین میں ایک پرانے ممبر بزرگ تھے فوت ہوگئے خدا مرحوم کو بخشے۔ مرحوم کے متعلقین جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ اللّٰھم اغفر لہ۔

شیخ گلاب احمد صاحب کی بیوی اور ایک لڑکا قضا کر گئے جن کے لئے شیخ صاحب موصوف ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

اس ہفتہ دفتر اہلحدیث میں ایک عیسائی واعظ مسلمان ہوا۔ خدا ثابت قدم رکھے۔

باریسال (مشرقی بنگال) کے لیاقت حسین اور عبد الغفور سشن سپرد کئے گئے اور ان کی ضمانتیں نامنظور کی گئیں۔

مسٹر ٹاٹا کے خاندان کے لوگ ڈہائی کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے فولاد کا ایک کارخانہ مقام سینی میں جاری کرنا چاہتے ہیں جو بنگال ناگپور ریلوے پر واقع ہے۔ فولاد کی کان یہاں سے پچاس میل پر ہے۔ گورنمنٹ نے کان سے کارخانہ تک ریل جاری کرنیکا وعدہ کیا ہے اور وہ ہر سال اس کارخانے سے بیس ہزار ٹن فولادی ریلیں خرید کیا کریگی۔

وشاکھاپٹن کا ایک بنگالی وکیل اس جرم میں گرفتار کرکے لایا گیا ہے کہ اس نے دارجلنگ سے کلکتہ کو جاتے ہوئے ڈاک گاڑی میں ایک یوروپین ریلوے افسر مسٹر سمارٹ پر خنجر سے حملہ کیا۔

آریہ اخبار مسافر آگرہ کا اڈیٹر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے برخلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز مضامین لکھنے سے باز آئے۔ ورنہ اسپر سڈیشن کا مقدمہ دائر کیا جائیگا۔ (پہلی جواب کی سزا ہوگی)

کلکتہ میں بپن چندرپال کی گرفتاری پر پرجوش جلسہ ہوا۔ اس میں ایک بنگالی بیرسٹر نے مفسدانہ تقریر کی۔ اس پر وہ گرفتار ہوکر بالعوض (؟) ضمانت پر رہا ہوا۔

چیف کورٹ لاہور نے اخبار انڈیا و اخبار ہندوستان کے ایڈیٹروں کی نسبت یہ فیصلہ صادر کیا کہ پنڈیداس اڈیٹر اخبار انڈیا کی اپیل نامنظور کی گئی اور دیناناتھ ایڈیٹر اخبار ہندوستان کو پانچ سال کی جگہ صرف دو سال قید سخت کی سزا دی گئی اور ہندوستان پریس کے ضبط کرنے کا حکم منسوخ کیا گیا۔

مراکو سے اس ہفتہ میں جو تار آئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مولائی عبد العزیز رباط پہونچ گئے۔ مولائی حفیظ دار البیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ چھ ہزار فوج اور توپیں ہیں۔ ابھی مشتبہ ہے کہ انکا مقابلہ مولائی عبد العزیز سے ہوگا یا فرانسیسی جنرل سے مگر ایک پیغام مولائی حفیظ کی طرف سے سفراء یورپ کے نام اس مضمون کا آیا ہے کہ عنقریب مراکو میں ایک مضبوط اور مستحکم نظام حکومت قائم کیا جائیگا۔ اور اہل مراکو اور اہل یورپ کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال ہوجائینگے لیکن اہل یورپ اس معرکہ سے اسوقت تک علیحدہ رہیں جب تک کہ فریقین میں سے ایک فتح پائے۔ اور مراکو کی عنان حکومت مستقل طور پر ہاتھ میں لے۔ جن قبائل کو فرانسیسی جنرل نے صلح کی شرائط طے کرنے اور اطاعت قبول کرنے کی مہلت دی تھی انکا نامہ وپیغام یکایک بند ہوگیا اور فرانسیسی فوج نے ۲۲ ستمبر کو رات کے وقت اہل مراکو کے کیمپ پر حملہ کیا اور اس کو جلا دیا۔ ۲۳ ستمبر کو الجزائر سے زائد فرانسیسی فوج کمک کیلئے دار البیضا میں آگئی۔ بعد کی خبر ہے کہ تین قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول کرلی اور شرائط صلح پر دستخط کردئے اور یرغمال کے آدمی پیش کردئے۔ وہ تاوان کی رقم دینے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان لوگوں کو بھی فرانسیسی جنرل کے سپرد کردینگے جنہوں نے دار البیضا میں یوروپین باشندوں کو قتل کیا تھا۔ اب دیگر قبائل کے ساتھ فرانسیسی فوج معرکہ آرائی کریگی۔ آج کل فرانسیسی اس خوف سے دار البیضا کے گرد مورچہ بندی کر رہے ہیں کہ مولائی رشید عنقریب ایک بڑی فوج کے ساتھ اس مقام پر حملہ آور ہونے کو ہے۔

ایرانی ترکی سرحد کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے باب عالی کے حکم سے دانیال پاشا طاہر پاشا اور حاکم قرقوق مرغوار میں پہنچ گئے ہیں۔

حجاز ریلوے ۹۸۰ کیلو میٹر طے کرکے مقام علا تک جا پہونچی ہے اور اس مقام تک ٹرین آنے جانے لگی ہے۔ اس مقام تک ٹرین جاری کرنے کے وقت ایک عظیم الشان جلسہ اظہار خوشی ومسرت کے لئے کیا گیا۔ اس جلسے میں باب عالی کی طرف سے سلطانی حاجب سعادتلو جواد پاشا قسطنطنیہ سے آکر شریک ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے بہت سے معزز لوگ اس جلسے میں شامل تھے۔ ریلوے سٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جابجا فتح کمانیں نصب کی گئی تہیں اور ترکی جھنڈیاں لہرا رہی تہیں۔ عثمانی بینڈ اپنی خوشنما گتوں سے حاضرین کو محظوظ کررہا تھا۔ دولتلو کاظم پاشا نے جو اس ریلوے کے مہتمم ہیں اس موقعہ پر نہایت عمدہ اسپیچ کی۔ پہر سلطان المعظم کے لئے دعا کی گئی اور تمغے تقسیم کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ٹرین جو جاری کی گئی ہے اس کی رفتار فی گھنٹہ ۳۰ سے ۵۰ کیلو میٹر تک ہے (کیلو میٹر قریب قریب نصف کوس کے ہوتا ہے)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ آخر شوال یا شروع ذیقعدہ میں ہوگا۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۳۹۴۔ کوئی کسان بیج بونے کے وقت ایک روپیہ لیا اس اقرار سے کہ میں کٹائی پر ایک روپیہ کا دس سیر چاول دونگا۔ روپیہ لیا سو وقت بازار کا بھاؤ آٹھ سیر تہا اور دینے کے وقت سات سیر یا بارہ سیر ہوگیا۔ روپیہ دیا تو شخص نے قرار کے مطابق دس سیر چاول لے سکتا ہے یا نہیں یا بازاری بھاؤ بارہ سیر ہے یا سات سیر ہے۔ بارہ سیر لینا یا سات سیر لینا۔ (سید عبدالرحمن سبلپور)

س نمبر ۳۹۵۔ اس وقت میں ایک روپیہ کو دس سیر چاول ملتا ہے۔ کسی کو ایک روپیہ کا چاول دیئے وہ لیا سو شخص سے یہ اقرار کئے فلانے مہینے میں یہ ایک روپیہ کا چاول بارہ سیر لونگا ایسا لے سکتے ہیں یا نہیں۔ بازاری بھاؤ بارہ سیر سے کم یا زیادہ ہے۔ کیسا لینا۔ (ایضاً)

س نمبر ۳۹۶۔ یہاں کے ہندو کسان لوگ بیج بونے کے وقت بیس سیر دہان دیتے ہیں اور کٹائی پر پچیس یا تیس سیر لیتے ہیں ہم ہندو کسان کو کیا دیں (سید عبدالرحمن)

ج نمبر ۳۹۴۔ روپیہ دیتے وقت جو نرخ مقرر ہوا ہے وہ لیوے اور وہی دینے چاہے بازار میں کچھ ہی ہو۔

ج نمبر ۳۹۵۔ دس سیر چاول دینے کے وقت اگر چاول کی بیع روپیہ سے ہوئی ہے تو اسی روپیہ کے بارہ سیر دوسرے وقت پر لے لینے جائز ہیں اور اگر چاول کی چاولوں سے ہوئی ہے تو منع ہے۔

ج نمبر ۳۹۶۔ جتنے چاول لو روپیہ کے ساتھ بیع کرو۔ اس روپیہ کو اپنے ذمہ لے کر وقت پر اس روپیہ کے چاول جتنے مقرر کئے ہوں دیدیا کریں۔ چاولوں کی چاولوں سے بیع کرو تو اسی وقت دیدیا کرو۔

س نمبر ۳۹۷۔ زید و بکر و عمرو و خالد وغیرہ میں عمرو و خالد زید و بکر کے چچیرے بھائی ہیں۔ بکر نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوہ ہندہ نامی چھوڑ کر انتقال کیا ہے۔ بیوہ مذکورہ نے فعل فاحش کیا (زنا) اسپر زید و عمرو و خالد اس بیوہ کو گھر سے بچوں کو نہیں لیکر نکالدینا چاہتے ہیں۔ بیوہ مذکورہ ایک خاص شخص سے فعل فاحش کی مقر ہے مگر کہتی ہے کہ زید نے مجھے نشہ کرا کے حالت نشہ میں یہ فعل ناجائز کیا ہے۔ زید و ہندہ گاہے گاہے نشہ پیتے ہیں یہ سب کو معلوم ہے مگر عادی نہیں ہیں۔ ہندہ سے کہا گیا کہ جب تیری بلا رضامندی یہ فعل زید نے تجھ سے کیا تہا تو تو نے اسی وقت کیوں اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔ جواب دیتی ہے کہ ایک بری بات تہی اور الستار العیوب ہے ہر طرح سے اسکو چھپانا چاہئے مگر ظاہر ہوگیا ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ سوائے اس ایک مرتبہ کے پھر نہیں کیا اور نہ ایسا موقع میں نے اسکو دیا۔ ہندہ نے اسقاط حمل کی بہت کچھ فکر کی مگر ایک نہ چلی۔ آخر بچہ پیدا ہوا اور ہوتے ہی اس نے اس کی جان لے لی اور کہیں بے پتہ کر دیا۔ لوگ جب دریافت کرتے ہیں تو یہی کہتی ہے کہ چھوماہواری کے بند ہونے کی بیماری تہی غرض چھپاتی ہے۔ بکر کے موجودہ لڑکے جو ہندہ کے بطن سے ہیں بڑے لڑکے کی عمر کو ۱۳ یا چودہ سالہ ہے اور چھوٹے کی ۹ یا ۱۰ سالہ اور لڑکی کی شادی ہو چکی ہے۔ خالد جو بکر کا چچیرا بھائی ہے اور جو اس بیوہ اور بچوں کا اکثر و بیشتر ہمدرد رہتا تہا اور انکی آسائش کا دل سے متمنی رہتا تہا اس ناجائز فعل سے سخت متاثر ہو کر بیقرار ہے۔ اس خیال سے کہ اگر ہندہ کو فعل شنیعہ کی وجہ سے نکالدیں تو بکر کے بچوں کی پرورش میں دقت ہے اور کوئی انکا پرسان حال نہ ہوگا لہٰذا وہ یہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے کہکر اس فعل شنیعہ کی نسبت اپنی طرف کرائے۔ مزید دو قبول کے لیے ہندہ سے قسم سرسری اسطرح دلوائے کہ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ خالد نے مجھ سے فعل شنیعہ کیا تہا اور وہ پیٹ اسی کا تہا۔ اس صورت میں چند امور بالا میں دریافت طلب حسب ذیل امور ہیں

(ا) خالد کا ہندہ کو بچوں کی پرورش کے خیال سے یہ سکہلانا اور اس کو اسپر قسم دلوانا اور قسم دلوا کر بچوں کی پرورش کے خیال سے اسکو اپنے عقد میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

(ب) خالد نے جو زبردستی اپنی ناتہوں اپنے پر تہمت قبول کی ہے عند اللہ وہ اسمیں ماخوذ ہوگا یا نہیں (ج) انکا ان کے سوا دیگر لوگ خالد کو ساتھ بہ گری اور لعن تشنیع کرینگے اسمیں اسکو جبکہ حسب دلا وجہ لوگوں کو اپنا بدگو بنا کر نہیں گناہ میں پہنسایا ماخوذ ہوگا یا نہیں۔

(د) ہندہ کی ساتھ جو زانیہ اور نیز اپنے ولد الزنا کے مارڈالنے سے کہ عمداً مارڈالنا کفر ہی کا فرد ہے۔ خالد کا نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو خالد اس آیت کے تحت مضمون میں داخل ہوگا یا نہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ سے اور مشرک نہیں نکاح کرتا مگر مشرکہ سے اور ایمان والی لونڈی بہتر ہے وغیرہ

(ہ) چونکہ اس دیار میں زنا و قتل عمد وغیرہ کی حد شرعی جاری نہیں اس صورت میں ہندہ بصدق دل توبہ کرے اور آئندہ ایسا فعل نہ کرے اور ہمیشہ نادم و پشیمان رہے تو کیا وہ جرم زنا و قتل عمد کے کفر وغیرہ سے پاک ہو جائیگی۔

(و) نمبر ہ کا اثر — زنا اور کفر سے پاک ہو جاتی ہے تو خالد کا اسکو اپنے نکاح میں لانا خاص بچوں کی پرورش جائز ہے یا نہیں۔

(ز) — ہندہ کو نکاح میں لانے کے بعد خالد ہندہ کے بیٹو کا نکاح جو بکر کی اولاد ہے اپنی لڑکی کے ساتھ جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۳۹۷۔ (ا) خالد نے جھوٹ بولکر اپنی طرف زنا کی نسبت کرائی جو جھوٹ ہے اسلئے بہتان

... کے بچے دو نہیں مگر وہ تو صفت گنہگار بعنت کی صورت ہیں۔ (ب) اگر واقع میں فعل بد سے آلودہ ہے تو عند اللہ ماخوذ ہوگا ورنہ نہیں مگر کذب بیانی پر ضرور ماخوذ ... [illegible]

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالیجناب کمالات انتساب ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم میں طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کیلئے بہت مفید ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ صفحہ ۲)"

جناب عبد الصمد صاحب ..... لکھتے ہیں۔

(پہلا خط) تسلیم۔ میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کروں گا۔ الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی۔ لہٰذا ابراہ مہربانی آپ ساڑھے آٹھ (۸ ۸/۱) روپے کی مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما دیں۔ × × × × × × × × (دوسرا خط) براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں (تیسرا خط) براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرما دیں۔ یہ ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں (چوتھا خط) ..... بھیجدیں"

منشی ..... منجن سے لکھتے ہیں:-

"دو ڈبیہ مومیائی اور ..... بھیجدیں۔ میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں:-

مقوی باہ۔ ..... جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر مولد خون ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۸ ..... آدھ پاؤ ۱۰

المشتہر

مینجر دی سیڈلیس ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتب ثنائی

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت ..... طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ ..... تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی باشرح الصدر ..... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ کل تفسیر ..... جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ و بقر		قیمت ۱/۴
جلد دوم۔ ..... آل عمران و نساء	.....	۱/۴
جلد سوم ..... مائدہ سے اعراف تک	.....	۱/۴
جلد چہارم ..... نحل تک چودہ پارہ	.....	۱/۴
جلد پنجم ..... فرقان تک	.....	۱/۴

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ جس کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے۔ قیمت ۱۰ مع محصولڈاک۔

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریوں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے ..... قیمت ۱۰

دلیل فرقان بجواب چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲

المشتہر

مینجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

.....